جو نیک نام گزرے ہیں ان کو بھی رکھو یاد
باقی رہے گا اس سے تمہارا بھی نیک نام

تذکرۂ عارف

تذکرہ

حضرت مولانا مشرف علی عارفؔ فاروقی اشرفی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

مہتمم و شیخ الحدیث دار العلوم الاسلامیہ لاہور
مجازِ طریقت حضرت شاہ ڈاکٹر عبد الحئی عارفیؔ قدس سرہٗ

مفتی مجد القدوس خبیب رومی
مدرسہ عربی مظاہر علوم سہارن پور

شعبہ نشر و اشاعت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہٗ ناشتہ فرمارہے تھے۔ ایک قاصد نے آکر آپ کو خوشخبری سنائی کہ آپ کی ربیبہ رشیدہ خاتون [اہلیہ مفتی جمیل احمد تھانویؒ] کے گھر بچہ تولد ہوا ہے، حضرت تھانویؒ کو اس خبر سے بے انتہا مسرت ہوئی، ناشتہ سے فارغ ہو کر حضرت خانقاہ تشریف لے گئے تو وہاں مفتی صاحب نے حاضر ہو کر بچہ کے لیے نام تجویز کرنے کی خواہش کا اظہار کیا، حضرت نے چار نام تجویز فرمائے: جلیل احمد، امیر احمد، خلیل احمد، شکیل احمد۔

حضرت کے خلیفہ خاص خواجہ عزیز الحسن مجذوؔب غوریؒ نے عرض کیا ''میرا دل چاہتا تھا کہ اگر حضرت کے کوئی لڑکا ہوا تو اس کا نام مشرف علی رکھوں گا، آپ کے تو کوئی اولاد ہوئی نہیں اب یہ آپ کی بیٹی کے بیٹا ہوا ہے یہ بھی آپ ہی کا بیٹا ہے، اگر منظور فرمائیں تو بچہ کا نام ''مشرف علی'' رکھ دیا جائے، حضرت نے منظور فرمالیا اور اس بچہ کا نام ''مشرف علی'' طے پا گیا، مفتی صاحبؒ نے آپ کا تاریخی نام ''مرغوب علی'' رکھا؛ لیکن زبان زد عام خواجہ صاحبؒ کا رکھا ہوا نام ''مشرف علی'' رہا، اس بچے کی دو بڑی بہنیں بھی تھیں ''عمیدہ'' اور ''مفیدہ''،

خواجہ صاحبؒ نے مناسب حال فی الفور یہ شعر ارشاد فرمایا: ؎

عمیدہ، مفیدہ، مشرف علی
یہ تینوں ہیں اولادِ اشرف علی

آپ جب تین، چار سال کے ہوگئے اور چلنے پھرنے لگے تو حکیم الامت حضرت تھانویؒ کے ساتھ اکثر کھانے ناشتہ میں شرکت کرتے، حضرت تھانویؒ بھی بہت محبت اور شفقت فرماتے، اگر کھانے ناشتہ کے وقت کبھی موجود نہ ہوتے تو ان کو بلا لیتے اور اپنے ساتھ شریک فرما لیتے، غالباً چار سال کے تھے حضرت ناشتہ کے انتظار میں تھے مشرف علی بھی بیٹھے تھے، حضرت کی اہلیہ باورچی خانہ میں ناشتہ لینے گئی ہوئی تھیں، قریب ہی پلنگ پر ایک گوٹہ کا کپڑا پڑا تھا، حضرت تھانویؒ نے پگڑی کی طرح مشرف علی کے سر پر لپیٹنا شروع کر دیا اہلیہ جب ناشتہ لے کر آئیں اور پوچھا کہ یہ کیا کر رہے ہو تو فرمایا کہ: یہ بچہ جب حافظ، قاری، عالم، فاضل بن کر فارغ ہوگا اور اس کے سر پر دستارِ فضیلت باندھی جائے گی تو میں نہیں ہوں گا؛ اس لیے ابھی سے دستار باندھ رہا ہوں۔

خواجہ صاحبؒ کے نام تجویز کرنے کی برکت اور حضرت تھانویؒ کی دستار کی فضیلت کی مزید برکت سے آج یہ بچہ امدادیؔ، خلیلیؔ، اشرفیؔ، سعیدیؔ، جمیلیؔ، ادریسیؔ اور عارفیؔ نسبتوں کا جامع ہو کر صحیح معنیٰ میں ''عارف'' کا مصداق قرار پایا۔

اور شیخ الحدیث دار العلوم الاسلامیہ کی حیثیت سے متعارف ہوا۔ ؎

ایں سعادت بزورِ بازو نیست

تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا مشرف علی تھانویؒ ربیع الاول ۱۳۵۸ھ/ ۱۹۳۹ء تھانہ بھون میں پیدا ہوئے، خانقاہ امدادیہ اشرفیہ تھانہ بھون میں خلیفہ اعجاز صاحبؒ سے ناظرہ قرآن پاک مکمل کرنے کے بعد حافظ نہال احمد صاحبؒ کے پاس پندرہ پارے حفظ کیے، قیامِ پاکستان کی وجہ سے والدین کے ہمراہ ہجرت کرکے پاکستان آگئے، جامعہ اشرفیہ لاہور میں قاری خدا بخش صاحب مرحوم اور قاری رونق علی صاحب مرحوم کے پاس قرآن پاک کی تکمیل کی، سالہا سال گنگارام ہسپتال کی مسجد میں تراویح میں قرآن کریم سنایا۔

۱۳۷۳ھ/ ۱۹۵۴ء میں جامعہ اشرفیہ لاہور میں تعلیم کا آغاز کیا، ابتدائی فارسی کریما، تیسیر المبتدی اور صرف ونحو پڑھی، بعد ازاں ۱۳۷۴ھ/ ۱۹۵۵ء میں اپنے چچا حضرت مولانا محمد احمد تھانویؒ کے قائم کردہ مدرسہ اشرفیہ سکھر میں داخل کیے گئے، یہاں آپ نے ''میزان'' سے ''شرح جامی'' تک کتابیں پڑھیں، آپ کے والد ماجد مفتی جمیل احمد تھانویؒ اردو، عربی، فارسی تینوں زبانوں میں شعر کہتے تھے، آپ کو بھی اپنے والد کی وراثت علمی سے حصہ ملا اور بچپن ہی میں شعر کہنے لگے،

آپ کی دونوں بڑی ہمشیرہ اور پھوپھیاں بھی چوں کہ شعر و شاعری سے شغف رکھتی تھیں؛ اس لیے آپ کی شعر گوئی کے لیے ماحول سازگار تھا۔ آپ زمانہ قیام سکھر میں جب اپنی کسی بہن کو خیریت معلوم کرنے کا خط لکھتے تو وہ منظوم ہوتا اور وہاں سے جواب بھی منظوم ہی آتا تھا۔ بچپن ہی میں آپ نے اپنا تخلص ''عارف'' رکھا، جو آج آپ کی ذات پر مکمل طور پر صادق آتا تھا کہ آپ عارف باللہ شیخ وقت ہوئے اور ایک خلق کثیر نے آپ کے دامن سے وابستہ ہوکر راہِ ہدایت پائی۔

شعر و شاعری میں بھی آپ ذوقِ لطیف رکھتے تھے، آپ کی نعتیں عشقِ رسول ﷺ میں ڈوبی ہوئی ہوتیں، مکہ، مدینہ سے متعلق نظمیں اس علاقے کی جو عظمت آپ کے دل میں تھی اس کی غماز ہیں، غزلوں اور نظموں پر اگر نظر ڈالی جائے تو ان میں الفاظ کی بندش، تلمیحات و استعارات کا استعمال آپ کے کلام کی عظمت کو پڑھنے اور سننے والے کے دل میں اتار دیتا ہے، ہر آنے والا شعر پہلے سے عمدہ ہونے کی وجہ سے قاری پوری غزل یا نظم پڑھے بغیر رک ہی نہیں سکتا اور اس کے لیے اشعار میں ایک کو دوسرے پر ترجیح دینا مشکل ہوتا ہے۔

۱۳۷۶ھ/ ۱۹۵۶ء میں جب آپ نے اعلیٰ تعلیم کے لیے جامعہ اشرفیہ لاہور میں

دوبارہ داخلہ لیا تو مدرسہ اشرفیہ سکھر کے لیے یہ شعر لکھ کر بھیجا: ؎

تھانوی روح عیاں ہے تیری اولادوں میں

خشت اول ہے مشرفؔ تیری بنیادوں میں

جامعہ اشرفیہ لاہور میں ''شرح وقایہ''، ''نورالانوار''، ''مختصر المعانی'' وغیرہ اسباق تجویز ہوئے، پھر جامعہ ہی میں آپ نے دورہ حدیث شریف تک اپنی تعلیم مکمل فرمائی۔ آپ نے بخاری شریف شیخ الحدیث مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلویؒ سے، مسلم شریف اور ترمذی استاذ الاساتذہ مولانا محمد رسول خان صاحب ہزارویؒ سے، ابوداؤد شریف حضرت مولانا مفتی جمیل احمد تھانویؒ سے اور طحاوی شریف حضرت مولانا عبیداللہ صاحب امرتسریؒ سے پڑھ کر شعبان ۱۳۸۰ھ/ فروری ۱۹۶۱ء میں جامعہ اشرفیہ لاہور سے سند فراغ حاصل کی، اسی دوران قرأت و تجوید قاری عبدالعزیز شوقی مرحوم سے پڑھی۔ آپ نے اکابر علمائے پاکستان کے علاوہ اکابر علمائے ہندوستان بالخصوص اکابر مظاہر علوم سہارن پور و دارالعلوم دیوبند سے بھی سند و اجازت حاصل کی تھی۔

حضرت عارفؔ تھانویؒ کو شیخ الاسلام والمسلمین مولانا ظفر احمد تھانویؒ، حضرت شاہ عبدالغنی پھول پوریؒ، حضرت مولانا قاری محمد طیب دیوبندیؒ، حضرت مولانا محمد اسعداللہ رام پوریؒ، حضرت مولانا فخرالدین احمد مرادآبادیؒ

جیسے کبار علما و مشائخ سے اجازت حدیث حاصل تھی۔

اپنی اصلاحِ باطن کے لیے آپ نے حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے خلیفہ اجل حضرت مولانا شاہ عبدالغنی پھول پوریؒ کا انتخاب کیا اور ان سے اصلاحی تعلق قائم کیا، حضرت کے رحلت فرما جانے کے بعد عارف باللہ حضرت شاہ ڈاکٹر عبدالحئیؒ صاحب عارفیؒ کے دامن فیض سے وابستہ ہوئے اور حضرت نے آپ کو خلعت خلافت سے سرفراز فرمایا، الحمدللہ حضرت ڈاکٹر صاحبؒ کا یہ سلسلۂ فیض آپ کی ذات اقدس سے ملک کے طول وعرض میں جاری ہوا۔

شوال ۱۳۸۱ھ/ ۱۹۶۲ء میں آپ نے جامعہ دارالعلوم الاسلامیہ لاہور میں نائب ناظم کے فرائض سنبھال کر اپنی عملی زندگی کا آغاز کیا، اس ادارہ میں آپ نے ابتدائی فارسی کتب بھی پڑھائیں، چھ ماہ بعد آپ اپنی مادرِ علمی جامعہ اشرفیہ سکھر تشریف لے گئے اور فارسی وعربی کی ابتدائی کتب پڑھائیں اور بعد ازاں آپ لاہور تشریف لے آئے اور جامعہ اشرفیہ لاہور میں تدریس کا آغاز کیا، یہاں تیسیر المبتدی، کریما اور میزان سے لے کر ہدایہ اور مشکوٰۃ شریف تک درسِ نظامی میں پڑھائی جانے والی کتب کئی کئی مرتبہ پڑھائیں، جامعہ میں آپ کا یہ سلسلہ درس وتدریس جمادی الاولیٰ ۱۴۰۳ھ/ مارچ ۱۹۸۳ء تک بحسن خوبی چلتا رہا۔

جمادی الثانیہ ۱۴۰۳ھ/ اپریل ۱۹۸۳ء میں شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ حضرت مولانا محمد مالک کاندھلویؒ نے مولانا عبیداللہ صاحب امرتسریؒ اور اپنے والد محترم مفتی جمیل احمد صاحب تھانویؒ کے مشورہ سے آپ کو جامعہ کی تدریسی خدمات سے فارغ کر کے جامعہ دارالعلوم الاسلامیہ لاہور کے اہتمام وانتظام کی ذمہ داری سپرد کی گئی۔

شیخ الاسلام حضرت علامہ شبیر احمد عثمانیؒ کے ایما پر ۱۹۴۸ء میں یہ ادارہ قائم ہوا تھا جس میں حفظ و تجوید و قرأت کی تعلیم دیجاتی تھی، مولانا مشرف علی صاحبؒ نے شب وروز محنت کر کے اس مدرسہ کو بہت جلد ترقی کی منازل پر گامزن کر دیا، اس ادارہ میں درسِ نظامی اور قرأت سبعہ کے ساتھ میٹرک تک اسکول کی تعلیم کا بھی اہتمام کیا گیا اور ایک تحقیقی ادارہ بنام ''اشرف التحقیق'' قائم کیا، بحمداللہ یہ تمام شعبے بحسن وخوبی چل رہے ہیں اور اس وقت مدرسہ میں تقریباً پندرہ سَو طلبا زیر تعلیم ہیں اور ادارہ اشرف التحقیق بیس سے زائد کتب پر تحقیقی کام کر کے خواص اور عوام کی خدمت میں پیش کر چکا ہے اور حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے ایک سَو ساٹھ سے زائد مواعظ طبع کر چکا ہے۔

آپ نے حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی قائم کردہ ''مجلس صیانۃ المسلمین'' کے کام کو پورے پاکستان میں پھیلا دیا،

آپ آخر وقت تک اس کے ناظم اعلیٰ کے منصب پر فائز رہے، آپ کے ذریعہ دعوت و تبلیغ کا یہ کام پورے ملک میں جاری ہوا۔

جمعیۃ تعلیم القرآن پنجاب اور شمالی علاقہ جات کے آپ صدر رَہے، آپ کے زیر نگرانی سات سَو سے زائد مدارس نے حفظ القرآن کی خدمات سرانجام دیں، ایک عرصہ سے ''وفاق المدارس العربیۃ پاکستان'' کے خازن کے فرائض بھی آپ کے متعلق رہے۔

۱۹۷۰ء میں جب ملک میں اسلامی سوشلزم کا فتنہ برپا ہوا تو آپ نے اس کی سرکوبی کے لیے اہم کردار ادا کیا، مرکزی جمعیۃ علمائے اسلام پنجاب کے جنرل سیکریٹری رہے، آپ کی زیر ادارت ایک ہفت روزہ رسالہ ''صوت الاسلام'' بھی جاری ہوا جس میں آپ کے مضامین اور نظمیں طبع ہوتی رہیں۔

مسجد شہداء، باٹا پور کی نہر والی مسجد، مسجد نیلا گنبد اور واپڈا کالونی میں مختلف اوقات میں آپ خطابت و درس قرآن کی خدمت سرانجام دیتے رہے، عرصہ سے آپ کی مجلس اصلاح و تربیت خانقاہ امدادیہ اشرفیہ (نزد چڑیا گھر) لاہور میں ہر اتوار کی صبح اور جمعۃ المبارک کے روز بعد عصر دارالعلوم الاسلامیہ کامران بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں ہوتی تھیں۔

آپ کے خطابات ۱۷۰۰ کے قریب آڈیو کیسٹ میں محفوظ ہیں اور

آپ کا مکمل درسِ بخاری بھی آڈیو کیسٹ میں موجود ہے، آپ نے مختلف موضوعات پر گراں قدر رَسائل تحریر فرمائے ہیں، مثلاً: فکر اصلاح باطن، اہل اللہ کی صحبت، طریقہ اصلاح وتربیت، غصہ اور حسد کا علاج، مقصد خانقاہ، تربیت کے تقاضے، وساوس کی حقیقت، فکر اصلاح، مقصد زندگی، تقویٰ کی حقیقت، حفظ قرآن کی اہمیت وافادیت، تبلیغ ونصیحت کا طریقہ۔

ان مفید ونافع رسائل کے علاوہ مسلک حنفی کی تائید وتقویت کے لیے ''دلائل القرآن علٰی مسائل النعمان'' المعروف بہ ''احکام القرآن'' (للتھانوی)، ''تحفۃ القاری شرح الصحیح للبخاری'' (از: حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ) وغیرہ نہایت قیمتی کتابیں ادارہ ''اشرف التحقیق'' (جامعہ دارالعلوم الاسلامیہ ۲۹۱۔ کامران بلاک، علامہ اقبال ٹاؤن، لاہور) ڈاکٹر خلیل احمد تھانوی کی فکر وتوجہ سے شائع کر چکا ہے۔

یہاں والد محترم حضرت مولانا مفتی عبدالقدوس رومؔی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مولانا علیہ الرحمہ کا رسالہ ''فکر اصلاح باطن'' نہایت پسندیدگی کے ساتھ شائع فرمایا تھا اور احقر نے ان کا کتابچہ ''رہنمائے حجاج'' شائع کیا تھا اور حضرت مولانا مفتی جمیل احمد صاحب تھانویؒ کی کتاب جو دینی مدارس کے لیے بنیادی دستور کی حیثیت رکھتی ہے ''دینی مدارس کے اصلی مقاصد'' حضرت والد صاحبؒ اور مفتی مظفر حسین صاحبؒ کی خواہش وفرمائش پر شائع کی تھی۔

اللہ تعالیٰ آپ کی تمام علمی، فکری، عملی خدمات اور حسنات قبول فرمائیں اور ہم سب کی طرف سے حضرت عارفؔ تھانویؒ کو اس کا بہترین بدلہ نصیب فرمائیں اور ان کے علمی، فکری اور عملی، حالی سلسلۂ فیض کو ان کے متعلقین و منتسبین کے ذریعہ مستفیضین و مستفیدین کے لیے جاری ساری رکھیں، آمین!

أللّهم اغفرْ له وارْحمْه وعافِه واعْفُ عنه وأكرِمْ نُزله ووَسّع مَدخَلهٗ وأدْخلْه فيْ أعلىٰ عِلييّن۔

(ماخوذ از ''ذوقیات، مجموعہ کلام'' حضرت عارفؔ تھانویؒ مرتبہ ڈاکٹر خلیل احمد تھانوی، بتغیر یسیر)

مختصر تذکرۂ عارفؔ

حضرت مولانا مشرف علی عارفؔ فاروقی تھانوی اشرفی رحمۃ اللہ علیہ

ولادت ومولد: ماہِ ربیع الاول ۱۳۵۸ھ/ ۱۹۳۹ء تھانہ بھون، مظفر نگر، یو پی ہند۔

والدومربی: حضرت مولانا مفتی جمیل احمد فاروقی تھانوی مظاہری رحمہ اللہ۔

استاذ وخسر: حضرت مولانا محمد ادریس صدیقی کاندھلوی قاسمی رحمہ اللہ۔

تعلیم گاہیں: مدرسہ امدادالعلوم تھانہ بھون، مدرسہ اشرفیہ سکھر، جامعہ اشرفیہ لاہور۔

معلمین کرام: خلیفہ اعجاز احمد تھانویؒ، قاری عبدالعزیز شوقیؒ، حضرت مولانا محمد احمد تھانویؒ، حضرت مولانا عبیداللہ امرتسریؒ، حضرت مولانا رسول خاں صاحب ہزارویؒ۔ وغیرہم

مرشدین عظام: حضرت شاہ مولانا عبدالغنی پھول پوریؒ، حضرت شاہ ڈاکٹر عبدالحیٔ صدیقی عارفیؒ، حضرت مولانا شاہ ابرارالحق حقیؒ۔

مجیزین اعلام: شیخ الاسلام حضرت مولانا ظفر احمد تھانویؒ، شیخ المشائخ حضرت شاہ عبدالغنی پھول پوریؒ، فخرالمحدثین حضرت مولانا فخرالدین احمد مرادآبادیؒ، حضرت مولانا قاری محمد طیب دیوبندیؒ، حضرت مولانا محمد اسعداللہ رام پوریؒ۔ وغیرہم

مشاغل ودلچسپیاں: تعلیم وتبلیغ، تدرس و افتاء، ارشاد و اصلاح اور افکار وعلوم و

معارف و مآثرِ اشرفی کی جمع وترتیب، نشر و اشاعت، رہنمائی حجاج ومعتمرین، شعروشاعری۔

مناصب: استاذ جامعہ اشرفیہ لاہور مہتمم و شیخ الحدیث دارالعلوم الاسلامیہ لاہور، ناظم اعلیٰ مجلس صیانۃ المسلمین پاکستان، رکن مجلس عاملہ وخازن وفاق المدارس العربیۃ الاسلامیۃ پاکستان، صدر جمعیۃ تعلیم القرآن پنجاب، جنرل سیکریٹری مرکزی جمعیۃ علمائے اسلام پنجاب۔

وفات: درمیان ظہر وعصر ۱۴/شعبان المعظم ۱۴۳۹ھ/ ۳۰/اپریل ۲۰۱۸ء دوشنبہ

تدفین: بعد عشاء در شبِ برأت، جنۃ البقیع، مدینہ منورہ۔

نَوَّرَ اللّٰہُ مَرْقَدَہٗ وَبَرَّدَ اللّٰہُ مَضْجِعَہٗ (آمین ثمّ آمین)

شعبہ نشر واشاعت

مجمع الفقه الحنفي الهند